بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ کَمَا اَنَّ بِیْتَاتِ بَابِیْ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم۔ جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۳ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش ۲۰ فروری ۶۹ء | نمبر ۴۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔

ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی

"باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعتِ باری عزّ اسمہٗ دوسرے ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی۔ اور ان حکموں کو اس نے تین درجہ پر منقسم کیا ہے۔ جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں اور وہ آیہ کریمہ یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو۔ ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ درحقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ کوئی بھی محبت کے لائق نہیں۔ کوئی بھی توکل کے لائق نہیں۔ کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیت و ربوبیت خاصہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی۔

پھر اگر اس میں ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متادب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے۔ بعد اس کے اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلف اور تصنع دور ہو جائے اور تم اس کو ایسے جگری تعلق سے یاد کرو کہ جیسے مثلاً تم اپنے ماں باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت رکھتا ہے۔" (ازالہ اوہام ص۸۳۲، ۸۳۳)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اچھی ہے لیکن سر تا حال بھاری ہے اور ہلکے سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

—• ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کو کل بھی بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ رات نیند نہیں آئی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

—• ربوہ ۱۹ تبلیغ۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی حالت بدستور ہے۔ زبان ابھی تک بند ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

—• سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے
"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"
(افسر امانت تحریک جدید)

برائے توجہ ناظم صاحبان انصار اللہ

کوئی ایسی جماعت نہ رہنی چاہیئے جس میں انصار اللہ کی تنظیم نہ ہو خواہ وہاں دو احباب ہی ایسے کیوں نہ ہوں جو چالیس سال یا زائد عمر کے ہوں پس نئی مجالس کے قیام کی کوشش فرمادیں اور ایسی مجالس کی نسبت مرکز میں اطلاعاً رپورٹ ارسال فرمائیں۔
(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

ماہ صلح (جنوری) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ مجالس خدام الاحمدیہ اس ماہ کی رپورٹ جلد بھجوادیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے اس لئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی تو اب جلد بھجوادیں۔ رپورٹ فارم حسب ضرورت دفتر مرکزیہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

محققین اور اسلامی اصول

(۴)

یہ بات ہر ایک کی سمجھ میں آسکتی ہے کہ عمل وہی اپنے اثر اور قوت میں پورا ہوگا جس کے لئے ہمیں کامل یقین ہو۔ دوسرے لفظوں میں ہمارا کامل یقین ہی ہم میں قوت عملیہ کا محرک بن سکتا ہے۔ مثلاً جب تک ہم کو پورا ایمان نہ ہو کہ ہم بائیسکل پر سوار ہو سکتے ہیں اس وقت تک ہم اس پر سوار ہونے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص جس نے کبھی بائیسکل نہ دیکھا ہو اس کو اگر کہا جائے کہ اس پر سوار ہو۔ تو وہ کبھی ایسی جسارت نہیں کرے گا لیکن ایک دوسرا شخص جس نے مشق سے سوار ہونا سیکھ لیا ہو وہ بلا جھجک سوار ہو جائیگا۔ کیونکہ اس کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ وہ سوار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہم اسلامی اصولوں پر اس وقت تک صحیح عمل نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم کو حق الیقین حاصل نہ ہو کہ یہ واقعی الٰہی ہدایت ہے۔ دوسرے لفظوں میں جب تک ہمیں اللہ تعالےٰ کی معرفت حاصل نہ ہو اسلامی اصولوں پر کما حقہ عمل کرنا ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ محض عقل کے ذریعہ ان سچائیوں تک پہنچے ہیں جو قرآن کریم نے اخلاقی اور تمدنی امور کے متعلق پیش کی ہیں۔ وہ افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں مثلاً طلاق کا معاملہ ہے آج مغربی داناؤں نے بھی طلاق کو جائز قرار دے دیا ہے۔ اور وہ پہلے جو اعتراض پادریوں کے زیر اثر طلاق پر کرتے تھے مگر نہیں کرتے مگر طلاق کی جو صورتیں انہوں نے اختیار کی ہیں وہ بجائے مفید ہونے کے سوسائٹی کے لئے تباہ کن ثابت ہو رہی ہیں۔ اسلام نے طلاق کے متعلق جو پابندیاں لگائی ہیں ان کی بجائے ان لوگوں نے ذرا ذرا سی بات پر طلاق کو جائز قرار دے دیا ہے۔ اور برطانیہ اور امریکہ میں طلاقوں کا سلسلہ اتنا بڑھ گیا ہے کہ خاندانی اطمینان کی بنیادیں ہی اکھڑ گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے تجربہ سے بعض صورتوں میں طلاق کو جائز تو سمجھ لیا ہے مگر اس کا استعمال اس حکمت سے نہیں کیا جاتا جس حکمت سے اللہ تعالےٰ نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یہ لوگ محض اپنی اٹکل سے طلاق کو جائز قرار دینے لگے ہیں مگر ان کی عقل کی بنیاد الٰہی تعلیم ہوتی تو وہ ان حد بندیوں کو قائم رکھتے جو اللہ تعالےٰ نے قائم کی ہیں اور معاشرہ میں اس قدر افراتفری پیدا نہ ہوتی۔

یورپ اور امریکہ میں جو بے تحاشہ طلاقیں ہو رہی ہیں۔ ان کے پیچھے محض دنیوی جذبات کام کر رہے ہوتے ہیں وہاں اخلاق کو مدنظر نہیں رکھا جاتا صرف جذبات کی پیروی کی جاتی ہے۔ اور بعض صورتوں میں تو وجہ طلاق نہایت مضحکہ خیز بن جاتی ہے۔ ذرا سی جذباتی بات کے لئے دو خاندانوں کا اطمینان تباہ ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اس کا بچوں کے نفسیات پر نہایت خطرناک اثر پڑتا ہے۔

اسلام میں طلاق کو نہایت مجبوری کی حالتوں میں جائز قرار دیا گیا ہے چنانچہ حدیث ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک طلاق نہایت ناپسندیدہ بات ہے مگر معاشرہ کے پیش نظر اس کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے طلاق پر بڑی سخت پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ کسی نہ کسی طرح طلاق کو روکا جائے۔ چنانچہ ناموافقت کی صورت میں پہلے دونوں طرف کے بزرگ فریقین میں صلح کرائیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو پھر طلاق کا طریق ایسا اختیار کیا گیا ہے کہ اس کو اختیار کرنے سے ۸۰۔۹۰ فی صدی طلاقیں رک جاتی ہیں۔ یہ طریق نہایت پُرحکمت ہے۔ یعنی تین دفعہ طلاق دینا اور وہ بھی ہر طہر میں۔ پہلی طلاق کے بعد ہی اکثر صلح ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مطلقہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس دوران میں خاوند کے گھر میں ہی رہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس نفسیاتی طریق کو اکثر نظر انداز کر دیا ہوا ہے۔ اگر وہ اس طریق کے پابند رہیں تو بہت سی برائیاں جو طلاق کے متعلق ہیں رُک جائیں۔

اس طرح طلاق کے متعلق اسلام میں اور بھی کئی ایک پابندیاں ہیں جن کی وجہ سے اکثر طلاق رک جاتی ہے۔ اور فریقین جوں توں کر کے چھوٹے موٹے اختلافات کے باوجود کامیاب خاندانی زندگی گزارنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اہل یورپ ان پُرحکمت پابندیوں سے آزاد ہیں کیونکہ اکثر پابندیاں اخلاقی حیثیت رکھتی ہیں اور مادہ پرست ذہنیت اخلاقی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیتی ہے۔

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْصُرُہٗ اِذَا کَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ ظَالِمًا کَیْفَ اَنْصُرُہٗ؟ قَالَ تَحْجُزُہٗ اَوْ تَمْنَعُہٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذٰلِکَ نَصْرُہٗ

(بخاری کتاب الاکراہ)

ترجمہ:۔ حضرت انس بن مالک رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنے مظلوم بھائی کی مدد کا تو مطلب سمجھتا ہوں لیکن ظالم بھائی کی کس طرح مدد کروں۔ آپؐ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو اور اس سے اس کو منع کرو یہی اس کی مدد ہے۔

"محمدؐ ہست برہان محمدؐ"

تجھے معلوم کیا شانِ محمدؐ
"محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ"[1]

ارسطو بھول جائے اپنی حکمت
اگر پڑھ لے وہ قرآنِ محمدؐ

نہیں قربانیاں منظور اس کی
نہیں جو آپ قربانِ محمدؐ

سفینہ فلسفہ کا غرق ہوگا
اٹھا جس وقت طوفانِ محمدؐ

شہنشاہ جن سے تھراتے ہیں تنویر
وہ بندے ہیں غلامانِ محمدؐ

تنویر

[1] مسیح موعود علیہ السلام

تہذیب و ہدایت کا اوّلین سرچشمہ اور اُمّ القریٰ ـــــ مکّہ معظمہ

(محترم شیخ عبدالقادر صاحب ـ لاہور)

(۲)

کرۂ ارض پر اوّلین انسان

" اوّلین انسان کرۂ ارض پر کیونکر پیدا ہوا؟ اور کب پیدا ہوا؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کی گتھی بہت پیچیدہ ہے۔ لاکھوں دانا اور ہزاروں سیانے اس عقدے کو حل نہیں کر سکے۔ علمی روشنی اور تحقیقات دقیقہ کے موجودہ دور میں بھی یہ مسئلہ انسانی عقل و فہم سے بالاتر رہا ہے۔ البتہ اتنا ہوا ہے کہ علم طبقات الارض اور تشریح حیوانی کی موشگافیوں کی بدولت اس تاریکی کے چہرے سے کچھ پردے ہٹ چکے ہیں اور نسل انسانی کی ابتدائی تاریخ کے بعض واقعات جو سخت اندھیرے میں تھے اب دھندلکے میں آنے لگے ہیں۔"

(کتاب العلم اردو انسائیکلوپیڈیا صفحہ ۴۳)

دنیا کے مختلف حصوں میں مشرق و مغرب کی ارضی پہنائیوں میں، ہمارے آباؤ اجداد کے جو ڈھانچے یا کھوپریاں مدفون ہیں وہ یوماً فیوماً منصۂ شہود پر آ رہی ہیں۔ ان کا مطالعہ کوئی سو سال سے حیاتیات انسانیات اور طبقات الارض کے ماہرین کر رہے ہیں۔ اس مطالعے کا خلاصہ یہ ہے کہ موجودہ نوع انسانی سے پہلے کئی انواع گزر چکیں۔ ان کی شکلیں عجیب و غریب تھیں اور اعضاء ارتقاء کے ابتدائی مرحلہ میں تھے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دماغ اور ذہن ترقی یافتہ صورت میں نہیں تھے وہ حیوان نما انسان تھے۔ ٹھوڑی چونکہ اندر دھنسی ہوئی تھی اس لئے زبان کے آزادانہ استعمال میں مانع تھی۔ ٹھوڑی باہر نکل آئی خانۂ زبان کشادہ ہوا۔ دماغ ارتقاء پذیر ہوا۔ نتیجۃً عقدۃ اللسان کھلا انسان نے کھل کر بولنا سیکھا۔ اسے عقل ملی اور ذہن رسا عطا ہوا۔

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس کرۂ ارض پر انسان کروڑوں سال سے ارتقاء کے مختلف مراحل اور منازل سے گزر کر موجودہ صورت میں آیا اب کاربن چہار دہم (Carbon - 14) کے تجربات نے اس مدت کو بہت کم کر دیا ہے۔

ہنری بام فورڈ پارکس اپنی کتاب Gods and Men میں لکھتے ہیں:-

According to the new method of dating by measuring the disintegration of Carbon - 14 atoms in archaeological specimens, man may have been on the planet for a much shorter time than was former by supposed. P.1

لیکن پھر بھی تخلیق انسانی کی مدت اور تہذیب کے چھ ہزار سال کے مختصر دور میں کوئی نسبت نہیں۔ ہماری نوع کے انسان آج سے کوئی بیالیس ہزار سال پہلے ارتقاء پذیر ہو چکے ہیں۔ وہ آج سے دس ہزار سال پہلے تک چہار دانگ عالم میں پھیل چکے ہیں۔ نوع بشر کا ابتدائی گہوارہ شمالی اور وسطی افریقہ تھا یا جنوب مغربی ایشیا۔ جس میں عربستان بھی شامل ہے۔ محققین ابھی اس باب میں کوئی ناطق فیصلہ نہیں دے سکے۔ اسی دور میں کسی ابتدائی بولی سے پھوٹ کر بہت سی زبانیں دنیا میں پھیلیں۔ گویا چالیس ہزار سال قبل مسیح سے لے کر آٹھ ہزار سال قبل مسیح تک موجود الوقت نوع بشر اور اس نوع کی بولیوں کی وہ عمر ہے جس میں وہ ارتقاء پذیر ہو کر انشعاب و انتشار کے بیشتر مراحل طے کر چکی تھیں فی الجملہ ۳۲ ہزار سالہ دور نوع بشر اور السنہ مختلفہ کے پھیلنے کا ہے۔ پھر تہذیب کا دور شروع ہوا۔ تہذیب کا ابتدائی قوام تین چار ہزار سال میں تیار ہوا۔ آج سے چھ ہزار سال پہلے تہذیب کا باقاعدہ سفر افریقہ یا عربستان سے شروع ہوا۔ تہذیب کا قافلہ اب ساتویں ہزار سال میں داخل ہو چکا ہے۔ یہ ہے موجودہ تحقیق کا خلاصہ جو کہ کاربن ۱۴ کے عمل پر مبنی ہے۔

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بعض دن ایک ہزار سال اور بعض پچاس ہزار سال کے برابر ہوتے ہیں۔ پچاس ہزار سال کا دور وہ ہے جس کا خلاصہ " خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ " کی آیہ قرآنی میں وارد ہوا۔ اس دور میں ہماری موجودہ نوع پیدا ہوئی۔ اسے قوتِ بیانیہ عطا ہوئی اور فطرت نے اسے عربی مبین کا دودھ پلایا۔ پھر انسانی نسل اور اس کے ساتھ ساتھ السنہ مختلفہ کا انشعاب اور انتشار ہوا۔ انسانی نسل اور اس کی تہذیب دونوں کا گہوارہ عربستان تھا مکہ معظمہ دنیا کی آبادیوں کے لئے بطور اُمّ ہے۔ اور عربی زبان ام الالسنہ یہ بہت بڑا ادّعا ہے۔ اس کی تائید میں اکتشافات اثریہ کی بشارتیں یوماً فیوماً منصۂ شہود پر آ رہی ہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربی نے کشفاً دیکھا کہ ہمارے آدم سے پہلے ایک آدم تھے۔ وہ کہتے ہیں میرا زمانہ آج سے ۴۰۲۸۰ پیشتر کا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ہماری نوع کی قدیم ترین کھوپری پر کاربن ۱۴ کا ٹیسٹ جب مکمل ہوا تو اس کی عمر کم و بیش ۴۱۰۰۰ سال برآمد ہوئی اس میں سے اگر ۷۲۰ سال نکال دیئے جائیں تو بالکل وہی عدد نکلتا ہے جو کہ آج سے سوا سات سو سال پہلے اس بزرگ کو کشفاً دکھایا گیا۔

حضرت محی الدین ابن عربی کو بتایا گیا کہ انسان مذکورہ آدم سے پہلے بھی موجود تھا۔ یونیسکو کے تعاون اور مدد سے شائع ہونے والی عظیم کتاب تاریخ نوع بشر میں لکھا ہے:-

Actually one of the earliest skulls, from Florishad in the orange Free State, seems to represent a crossing of the two races — carbon - 14 analysis has given the Florishad fossil a date of more than fortyone thousand years old:

History of mankind by Jacquetta Hawkes and Sir Leonard Woolley

VOL. I, P. 51

نوع بشر کی قدیم ترین کھوپری جنوبی افریقہ کے مقام فلورس باد سے ملی ہے۔ اس پر جب کاربن چہار دہم کا عمل کیا گیا تو اس کی عمر ۴۱ ہزار سال سے اوپر برآمد ہوئی۔ اس کھوپری کے تجربہ سے معلوم ہوا کہ فلورس باد کی یہ نسل، دو نسلوں کے امتزاج کا نتیجہ ہے۔

گویا ہماری موجودہ نوع بشر کے اجداد اس سے پہلے موجود تھے۔ قرآن حکیم اور حدیث میں پچاس ہزار سال کے جس دور کا ذکر ہے اس سے مراد ہماری نوع بشر کا دور ہے۔

قرآن حکیم میں ہے اللہ تعالےٰ کے بعض دن ہماری گنتی کے مطابق ہزاروں کے برابر اور بعض دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اعادۂ خلق کرتا ہے

قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ۔

(یونس)

---

۱ History of Mankind by Jacquetta Hawkes. Volume one P. 54

اس کی تائید میں بعض احادیث اور روایات درج ذیل ہیں :-

امامیہ کی روایات میں سے ایک روایت ملاحظہ ہو :-

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ آدم سے پہلے تیس آدمی پیدا کئے۔ ہر ایک آدم اور دوسرے آدم کے درمیان ایک ہزار سال گزرے اور ان کے بعد دُنیا پچاس ہزار سال ویران رہی پھر پچاس ہزار سال تک آباد ہوئی۔ پھر ہمارے جدِّ امجد آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔"

ہمارے آدم سے جو دنیا شروع ہوئی اس کی عمر سات ہزار سال ہے اس کی تائید میں بھی احادیث موجود ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر دنیا آخرت کے دنوں میں سے سات دن یعنی سات ہزار سال ہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)۔

ان روایات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض دن ہزار سالہ دَور بعض پچاس ہزار سالہ دَور سے عبارت ہیں۔ ہماری نوع کی عمر پچاس ہزار سال ہے جس میں سے تھوڑا سا حصّہ باقی ہے۔ پچاس ہزار سالہ دَور کے آخری حصّہ میں وہ خاص نوع ظاہر ہوئی جس میں الہامِ الٰہی کو جذب کرنے کی صلاحیت تھی اور جس نے تہذیب کی بنیاد رکھنا تھی وہ آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی۔ اس دَور کی عمر سات ہزار سال ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ
زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ
اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝
وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا
عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝

(الکہف ۸-۹)

اس کے بعد نوعِ بشر کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ پھر ایک نئی دنیا پیدا ہوگی۔ لاکھوں سالوں سے یہی سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یہ بھی یاد رہے کہ قیامت بھی کئی قسم پر منقسم ہے اور ممکن ہے کہ سات ہزار سال کے بعد کوئی قیامتِ صغریٰ ہو جس سے دنیا کی ایک بڑی تبدیلی مراد ہو نہ قیامتِ کبریٰ۔" (تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۱۵۱)

ضروری اعلان

مکرم مولوی ظہور حسین صاحب اب شعبہ رشتہ ناطہ کے انچارج نہیں اس لئے اس شعبہ سے متعلقہ خط و کتابت انچارج شعبہ رشتہ ناطہ کے نام پر کی جایا کرے۔ بعض دوست اپنی چٹھی پر مولوی ظہور حسین صاحب کا نام لکھ دیتے ہیں جس سے ان کے کام میں تاخیر ہونے کا احتمال ہے۔ مولوی ظہور حسین صاحب سے ذاتی خط و کتابت دارالعلوم شرقی ربوہ کے پتہ پر کی جاوے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ضرورت نگران تعمیرات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات کی دیکھ بھال اور نئی عمارتوں کی تعمیر کی نگرانی کے لئے ماہر فن اوورسیئر کلاس پاس مستعد اور مخلص دوست کی ضرورت ہے جو اس صیغہ کے افسر کی حیثیت سے کام کرے گا۔ تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔ چالیس سال سے کم عمر کے کارکن کو صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق مفت علاج۔ رخصتوں۔ پنشن و پراویڈنٹ فنڈ کے حقوق حاصل ہوں گے۔

مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہش مند دوستوں کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔

درخواست دہندگان اپنی درخواستیں امیر یا صدر مقامی انجمن احمدیہ کے ذریعہ مع نقول سرٹیفکیٹ اور عمر جلد بھجوا دیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نوٹ: اس پریشانی کو دُور فرمائے۔ آمین

خاکسار عبد السلام ناصر
مظفر آباد۔ آزاد کشمیر

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد لطیف صاحب موصی ۱۱ فروری ۱۹۶۹ء کو ۸۰ سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے بڑے لڑکے عزیز شیخ محمد حنیف صاحب ایس۔ ڈی۔ او محکمہ نہر کے پاس ڈیرہ غازیخاں میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہم عمر تھیں۔ نہایت دعا گو عبادت گزار اور بنی نوع سے شفقت و محبت کرنے والا دل رکھتی تھیں۔ خلافت اور سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ حضرت آپا جان مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا جان) کی شفقت و مہربانی کا خاص طور پر مورد تھیں اُسی دن شام کو ڈیرہ غازی خان سے بذریعہ موٹر کار آپ کا جنازہ روانہ ہوا اور دوسرے دن صبح ساڑھے پانچ بجے ربوہ پہنچا۔ نماز جنازہ ۱۲ فروری کو بعد نماز عصر محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک ربوہ کے احاطہ میں پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد محترم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے آخری دعا کرائی۔

مرحومہ کی یادگار تین لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں اور ۲۸ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ تمام بھائی بہنوں سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب بخشے اور ہم سب پسماندگان ان کے نیک نقشِ قدم پر چلیں اور ہمارے بھی انجام بخیر ہوں۔

(اُمِّ مامون۔ کوارٹر تحریک جدید ۳۱۔ ربوہ)

(۲) مکرم چوہدری فضل حق غازی صاحب ابن حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر دارالبرکات قادیان حال دھرم پورہ لاہور ۵ فروری ۱۹۶۹ء کو بمقام فورٹ عباس ضلع بہاولنگر اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نہایت شریف اور مخلص احمدی تھے۔ دوسروں کی اپنی طاقت سے بڑھ کر امداد کرتے تھے۔ اپنی ماہوار تنخواہ کا کثیر حصہ بیواؤں یتیموں اور کمزور دوستوں کو دے دیتے تھے۔

اردو اور انگریزی کے اچھے ادیب تھے۔ کتب بینی کا شوق بہت تھا۔ مرحوم نے اولاد بھی نہیں چھوڑی۔ ۵۶ سال عمر پائی۔ فورٹ عباس میں ہی دفن ہوئے۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الرحمان شاکر ۵۰۔ ڈیوس روڈ۔ لاہور)

(۳) والد بزرگوار جناب قریشی شریف احمد صاحب انجینئر مورخہ ۶ فروری ۱۹۶۹ء بوقت شام چار بجے حرکتِ قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت سی صفاتِ حسنہ کے مالک تھے۔ پرانے موصی تھے۔ وفات کے وقت آپکی عمر قریباً ۷۳ سال تھی۔ آپ کے پسماندگان میں سے دو بیوگان۔ چھ فرزند اور سات دختران ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے دعا کریں۔

مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب کراچی نے ۷ فروری ۶۹ء کو بعد نماز جمعہ آپ کا جنازہ پڑھا اور مرحوم کو کراچی میں ہی امانتاً دفن کیا گیا۔

(خاکسار عزیز احمد قریشی از کراچی)

درخواستِ دعا

۱۔ میری شادی شدہ بیٹی عرصہ چھ ماہ سے مسلسل بیمار ہے مختلف علاجوں کے باوجود کوئی خاص افاقہ نہیں بہت لاغر ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے اس کی صحت کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار عبد الرشید خان انسپکٹر ریلوے پسر خان عبد المجید خان صاحب آف ویرووال)

۲۔ خاکسار عرصہ سے بے روزگاری کی وجہ سے پریشان ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ

الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ

کا

ذکر خیر

(از مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری)

(۵)

۲۲ ر اکتوبر ۶۸ء کی رات کو ۸½ بجے جب کرنل سید شوکت صاحب سپیشلسٹ آپ کو دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ اُس سے ایک گھنٹہ قبل پھر بیماری کا حملہ ہوا۔ اور آپ کی حالت نزع کی طرح کی ہو گئی۔ کرنل صاحب نے اور دوسرے ڈاکٹروں نے جو اس وقت موجود تھے۔ یہ خیال کیا کہ اب یہ رات نہ گزاریں گے۔ لیکن رات کو انجیکشن وغیرہ دینے اور گلوکوز کا ڈرپ Infusion لگانے اور دیگر علاج سے اللہ تعالیٰ نے پھر صحت بخشی اور آپ اگلی صبح اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ دو تین دن افاقہ ہوتا رہا اور ۲۵ اکتوبر کو آپ کی حالت کافی بہتر ہو گئی۔ زہریلے مواد جو کہ ۱۲۰-۱۲۵ ہو گئے تھے وہ بھی کم ہو کر ۸۰ رہ گئے تھے۔

لیکن یہ صورت برقرار نہ رہی۔ روزانہ کوئی نہ کوئی تکلیف لاحق ہو جاتی اور بیماری پیچیدگی اختیار کر رہی تھی کبھی بخار ہو جاتا۔ کبھی پیشاب بند ہو جاتا کبھی قے کی شکایت ہو جاتی

۷ ر نومبر کی رات نہایت بے چینی اور کرب کی حالت میں گذری۔ خون میں زہریلا مواد پھر ۱۲۰ ہو گیا اور جسم پر ورم ہو گیا۔ بے ہوشی تک نوبت پہنچ گئی بلڈ پریشر پھر کم ہونے لگ گیا تین دن تشویشناک حالت رہی۔ خوراک بند ہو گئی۔ پیشاب بھی بہت کم آتا تھا۔ نئے نئے انجیکشن آزمائے گئے ہومیوپیتھک کا علاج شروع کیا گیا۔ اور پھر بیماری کم ہونی شروع ہو گئی۔ زہریلا مواد ۸۰ تک رہ گیا۔ پیشاب بھی کافی مقدار میں آنے لگا۔ ورم بھی اتر گیا۔ خوراک بھی تھوڑی تھوڑی دوبارہ دی جانے لگی اور کچھ امید پیدا ہونے لگی کہ اگر صحت اسی طرح ترقی کرنے لگی۔ تو بہتر ہو جائیگی لیکن ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ یہ اپنی قوت ایمانی کی وجہ سے زندہ ہیں۔ بظاہر حالات بہتر نظر نہیں آتے پوچھنے پر فرماتے الحمد للہ صحت بہتر ہو رہی ہے

۱۱ ر نومبر سے ۱۶ نومبر تک بیماری زیادہ کم و بیش نہ ہوئی۔ ڈاکٹروں نے خون دینے کا فیصلہ کیا۔ کہ اس طرح کمزوری دور ہونے سے ممکن ہے صحت بہتر ہو جائے۔ ان دنوں میں آپ کو دل میں بھی درد کی تکلیف شروع ہو گئی تھی اس کا بھی علاج کیا جاتا رہا۔ ۱۷ ر نومبر ۱۹۶۸ء کو ۵۰۰ cc خون دیا گیا۔ اس روز شام کے وقت تھوڑی دیر کچھ حالت سدھری۔ لیکن رات ہوتے ہی سخت بے چینی شروع ہو گئی۔ اور تکلیف زیادہ بڑھ گئی۔

اس کے بعد سارا دن غنودگی اور بے ہوشی کی حالت طاری رہی انجیکشن دیئے گئے اور گلوکوز کی ڈرپ وغیرہ لگائی گئی۔ لیکن شام کو ۸ بجے کے بعد گلوکوز کی ڈرپ لگنی بھی بند ہو گئی اور کوئی انسانی چارہ کار باقی نہ رہا۔ آپ کا بلڈ پریشر ۵۰-۰ ہو گیا۔ اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا۔ کیونکہ بلڈ پریشر اس قدر کم ہو جانے اور رگوں کے کسی چیز کو قبول نہ کرنے کا کوئی علاج ان کے پاس نہ تھا تاہم رات بھر آپ کو بلڈ پریشر اونچا کرنے کے لئے انجیکشن دیئے جاتے رہے۔ اگلی صبح کو ۱۰½ بجے کے قریب خدا کا کرنا کیا ہوا کہ کوشش سے پھر گلوکوز کی ڈرپ لگ گئی اور بلڈ پریشر ۹۰/۱۰۰ تک ہو گیا آپ کبھی کبھی تھوڑی تھوڑی آنکھیں کھول کر دیکھ لیتے تھے لیکن گفتگو نہیں کرتے تھے۔

آپ کے رؤیاء کا پورا ہونا

حضرت والد صاحبؓ ۱۳ ر اکتوبر کو بیمار ہوئے تھے اُس موقعہ پر برادرم محمود احمد صاحب لنڈن میں تھے۔ اور وہ وہاں سے ۱۷ ر اکتوبر کو جرمنی طہران وغیرہ کے لئے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو گئے۔ اور والد صاحبؓ کی بیماری کی اطلاع اُن کو نہ مل سکی۔ مورخہ ۲۰ ر اکتوبر کو حضرت والد صاحبؓ نے میری بھاوجہ صاحبہ کو بلوا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ محمود احمد میری زندگی میں آ جاوے گا اور Break Journey کر کے آوے گا۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس رؤیاء کو اس طرح پورا فرمایا کہ برادرم محمود احمد صاحب لنڈن سے جرمنی طہران افغانستان وغیرہ سے ہو کر پاکستان پہنچے اور واقعی Break Journey کر کے آئے۔ کیونکہ ابھی ان کا ارادہ ایران میں مزید قیام کرنے کا تھا اور دوسرے بعض علاقوں میں بھی جانے کا خیال تھا۔ لیکن طہران میں والد صاحب کی بیماری کی اطلاع ملنے پر جلد جلد سفر ختم کر کے پاکستان کو روانہ ہوئے۔

۱۸ ر نومبر کو کوئٹہ میں انہیں والد صاحب کی شدید بیماری کی اطلاع ملی۔ اُس دن ٹرین ہوائی جہاز سب کوئٹہ سے جا چکے تھے۔ لہٰذا آپ ۱۹ ر نومبر کی دوپہر کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی آ گئے۔ اور آپ کی وفات سے دو گھنٹے قبل آپ کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت تو بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے غنودگی کی حالت میں تھے لیکن ۲½ بجے بعد دوپہر جب یکایک آپ کو ذرا ہوش آئی اور آپ نے بے چینی سے اِدھر اُدھر دیکھا تو بھائی صاحب نے سلام علیکم عرض کیا اور آپ کے سینے سے لگ گئے۔ آپ نے اپنا بازو بھائی صاحب کی کمر کے اوپر رکھ دیا۔ خدا تو نے آپ کی رؤیا کو پورا کر دیا۔ میں نے آپ کے حلق کو زیادہ خشک دیکھ کر ایک چمچہ آب زم زم کا منہ میں ڈالا وہ حلق سے اتر گیا اور دوسرا چمچہ منہ میں ڈالا ہی تھا کہ وہ پانی ہوا میں اڑ گیا اور آپ کی روح اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ۔ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ

اس سے چند دن قبل آپ کئی مرتبہ فرماتے رہے کہ اب میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ بالخصوص ۱۰ ر نومبر سے لے کر ۱۷ ر نومبر تک آپ کو اس بات کا کامل یقین تھا کہ آپ اپنے مولائے حقیقی کے حضور جانے والے ہیں۔

۱۷ ر نومبر کو مجھے فرمایا کہ حضرت خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو تار دے دو کہ حضور دعا کریں کہ میرا دم آسانی کے ساتھ نکل جائے

بیماری کے دوران باوجود کئی مرتبہ سخت بے چینی اور تکلیف ہونے کے گھبراہٹ یا ناشکری کا کلمہ زبان سے نہ نکالا۔ بلکہ کئی مرتبہ فرمایا کہ بعض وقت شدت کی تکلیف ہوتی ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ کبھی کوئی کلمہ ناشکری کا منہ سے نہ نکل جائے جس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جائے

بیماری کے ایام میں بھی آپ عبادت کے لئے آنے والوں سے ملاقات فرماتے اور آخری ایام میں سب کو اپنے سینہ سے لگاتے۔ سب کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔

ان ایام میں آپ کی عیادت کے لئے جماعت کے بہت سے احباب اور مخلصین آتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

آپ ہوش کی حالت میں ہمیشہ تمام نمازیں ادا کرتے رہے۔ اور نماز ظہر عصر اور پھر مغرب عشاء اوّل وقت جمع کر کے ادا فرماتے اور کہتے کہ اگر میرا دم نکل گیا تو ایسا نہ ہو کہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے بغیر نماز پڑھے حاضر ہو جاؤں سخت بیماری میں بھی ہمیشہ ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے شدید بیماری کے ایام میں بھی آپ کو کئی بشارات سے نوازا جن کا آپ ہم سے ذکر فرماتے رہے (باقی)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی

جماعت احمدیہ باگڑ ضلع ملتان کے مندرجہ ذیل احباب نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اخلاص کو قبول فرما کر دین و دنیا کی ترقیوں اور نعمتوں سے نوازے آمین۔

۱	مکرم محمد یار صاحب	۱۸/-
۲	" عاشق محمد صاحب	۵۱/-
۳	" مختار احمد صاحب	۳۰/-
۴	" محمد منیر خان صاحب	۵۱/-
۵	محترمہ نور بی بی صاحبہ	۱۵/-
۶	" امۃ الرشید بیگم صاحبہ	۱۸/-
۷	" بخت بھری صاحبہ	۱۸/-
۸	" ممتاز بیگم صاحبہ	۱۷/-
۹	" امیراں بی بی صاحبہ	۳۰/-
۱۰	" جنت خاتون صاحبہ	۵/-

سکرٹری

فضل عمر فاؤنڈیشن

ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہوتے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۴۷

میں سکینہ خالدہ زوجہ بشیر احمد بلوچ قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن کریم نگر۔ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ ۶۰۰ روپے
۲- مشین سلائی مالیتی ۲۰۰ "
کل جائیداد ۸۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ:- سکینہ خالدہ اہلیہ بشیر احمد بلوچ کریم نگر فارم۔ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:- بشیر احمد بلوچ خاوند موصیہ کریم نگر۔ ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد:- محمد اکبر افضل شاہد مربی وصیت ۱۵۲۶۶/۱۔

مسل نمبر ۱۹۴۴۸

میں مرزا محمد عظیم ولد مرزا وزیر بیگ صاحب قوم مغل پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- مکان واقع سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی ۱۲۰۰۰ روپے
۲- ایک پلاٹ واقع گجرات ۳۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد عظیم بقلم خود

گواہ شد:- محمد اکرم مرکزی سیکرٹری وصایا لاہور۔

گواہ شد:- ملک فضل کریم خان صدر حلقہ محمد نگر لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۴۴۹

میں محمودہ بیگم زوجہ نذیر احمد انصاری قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ:- محمودہ بیگم زوجہ نذیر احمد انصاری کوچہ منشا درم راولپنڈی۔

گواہ شد:- صوفی عبد الغفور کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد:- محمد اسماعیل امینی بنگوی راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۴۵۰

میں احمد بی بی بنت محمد منشی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱- مکان واقع دارالنصر غربی ربوہ ۲۶۰۰ روپے
۲- بالیاں چھ ماشے مالیتی ۷۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ:- احمد بی بی بنت محمد منشی صاحب

گواہ شد:- محمد احمد خان

گواہ شد:- محمد اسلم ایاز دارالصدر شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۹۴۵۱

میں راشدہ نسرین بنت میاں محمد عبد القیوم صاحب قوم راجپوت مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- بندے گیارہ ماشے مالیتی ۱۱۷/- روپے
۲- گھڑی ۸۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ:- راشدہ نسرین

گواہ شد:- محمد عبد القیوم ولد میاں محمد عالم والد موصیہ ۱۰۹ یونٹ نمبر لطیف آباد حیدر آباد۔

گواہ شد:- غلام احمد فرخ مربی جماعت احمدیہ حیدر آباد۔

مسل نمبر ۱۹۴۵۲

میں شیخ عبد الحفیظ ولد شیخ عبد اللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۶½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ اس وقت مجھے ۵/- روپیہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- شیخ عبد الحفیظ ۹۰۲/ک ۲/۶ اسلام آباد۔

گواہ شد:- شیخ عبد اللطیف خان والد موصی

گواہ شد:- مرزا عبد الحق صدر موصیاں راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۴۵۳

میں عبد الرحیم ولد شیخ عبد اللطیف شیخ قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- عبد الرحیم شیخ ولد شیخ عبد اللطیف صاحب ۹۰۲/ک ۲/۶ اسلام آباد

گواہ شد:- عبد اللطیف والد موصی۔ گواہ شد:- مرزا عبد الحق صدر موصیاں راولپنڈی

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

صدر ایوب نے حزبِ اختلاف کی تجویز منظور کر لی

راولپنڈی ۱۸ فروری۔ صدر محمد ایوب خاں نے حزبِ اختلاف کے لیڈروں کے ساتھ گول میز کانفرنس کے لئے ۱۹ فروری کی تاریخ منظور کر لی ہے۔ اس فیصلہ کی اطلاع ایک سرکاری ترجمان نے اخبار نویسوں کو دی۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ جمہوری مجلس عمل نے کانفرنس کے لئے مجلس عمل سے باہر کی جن جماعتوں اور آزاد رہنماؤں کو کانفرنس میں شریک کرنے کی تجویز پیش کی ہے ان کے نام دعوت نامے جاری کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ دریں اثناء کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں جو ایوانِ صدر کے مہمان خانے میں منعقد ہو گی۔

عیدالاضحیٰ ۲۷ فروری کو ہوگی

راولپنڈی ۱۸ فروری۔ رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ کل ملک کے مختلف حصوں میں ذوالحجہ کا چاند نظر آ گیا ہے اس لئے عیدالاضحیٰ جمعرات ۲۷ فروری کو ہوگی۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس وزیر داخلہ وائس ایڈمرل اے آر خاں کی صدارت میں ہوا۔ اس میں ملک کے مختلف حصوں سے چاند دکھائی دینے سے متعلق اطلاعات پر غور کرنے کے بعد اعلان کیا گیا کہ کراچی۔ قلات لس بیلہ۔ جیکب آباد۔ مشکی، ٹھٹھہ اور کئی دوسرے علاقوں میں چاند نظر آ گیا ہے اسلئے بقرعید ۲۷ فروری کو ہوگی۔

عید پر چینی اور چاول کا زائد کوٹا ملے گا

لاہور ۱۸ فروری۔ مغربی پاکستان کی حکومت نے شہری اور دیہی مسلم باشندوں کے لئے عیدالاضحیٰ کے موقع پر چینی اور باسمتی چاول کا زائد کوٹہ دینے کا اعلان کیا ہے اس کے مطابق ایک سیر، بارہ چھٹانک، اور دس چھٹانک فی کس ماہانہ راشن والے افراد کو بالترتیب آٹھ چھٹانک، چھ چھٹانک اور پانچ چھٹانک فالتو چینی دی جائے گی۔ دیہی علاقوں کے باشندوں کو چار چھٹانک چینی دی جائے گی۔ زائد کوٹا ۲۳ فروری سے ۸ مارچ تک حاصل کیا جا سکتا ہے چاولوں کا زائد کوٹہ بھی چینی کے کوٹا کی بنیاد پر دیا جائے گا۔ اس کے مطابق شہری علاقوں میں ماہانہ فی کس ایک سیر، بارہ چھٹانک، اور دس چھٹانک چینی حاصل کرنے والے افراد کو چاولوں کا آٹھ چھٹانک، چھ چھٹانک اور پانچ چھٹانک فاضل کوٹا دیا جائے گا۔ یہ کوٹا ۲۵ فروری سے ۱۶ مارچ تک لیا جا سکے گا۔

جلوس کے دوران میں دو گروہوں میں تصادم

کراچی ۱۸ فروری۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے جلوس کے دوران دو گروہوں میں تصادم ہو گیا جس میں ایک شخص ہلاک اور بیس سے زیادہ زخمی ہو گئے مرنے والے کا نام ایس۔ زیڈ۔ زیدی بتایا گیا ہے اور وہ محکمہ کسٹمز کا ملازم تھا۔ اسے سینے میں چھرا لگا تھا اور وہ ہسپتال جا کر جاں بحق ہو گیا۔ زخمیوں میں سے چھ کی حالت غیر تسلی بخش ہے۔ اس کے علاوہ ہنگاموں کے دوران ایک پٹرول پمپ، دو ٹیکسی کاریں، پانچ رکشے ایک چھوٹا ٹرک۔ اور ایمپریس مارکیٹ کی ایک درجن سے زائد دکانیں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔ یہ ہنگامے صدر بازار اور بندر روڈ کے علاقے میں ہوئے۔ مشتعل گروہوں نے ان علاقوں میں متعدد سینماؤں۔ دکانوں اور مکانوں پر بھی پتھراؤ کیا اور انہیں شدید نقصان پہنچایا۔ ایک ٹیکسی کار اور کچھ رکشوں کو عین اس وقت آگ لگائی گئی جب وہ سواریاں لے کر جا رہے تھے۔ انہیں روک کر سواریوں کو اتارا گیا اور انہیں آگ لگا دی گئی۔

معیاری فوٹو گرافی کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔ یہ آپ کی اپنی دکان ہے۔

المشتہر اختر فوٹو گرافر

ممتاز فوٹو سٹوڈیو

بالمقابل ریگس سینما لائلپور

مرغی خانہ

وائٹ لیگھارن نسل کے سال بھر متواتر انڈے دینے والے چوزے اور بٹھانے والے انڈے خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں۔ چوزے حاصل کرنے کے لئے جلد آرڈر بک کروائیں ریٹ چوزے -/۱۵۰ روپے سینکڑہ بٹھانے والے انڈے -/۶ روپے درجن

(مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ)

۲۸ فروری تک (۱۵) فیصد خاص رعایت سے فائدہ اٹھائیں

زد جامِ عشق :۔ طاقت کے لئے مشہور و معروف دوا۔ رعائتی قیمت ۱۸/۰۰

معجون فلاسفہ :۔ مقوی اعضائے رئیسہ اور کثرت پیشاب کے لئے فی پاؤ ۵/۰۰

حبِ مقوی اعصاب :۔ فالج۔ لقوہ۔ اعصابی دردوں اور وجع المفاصل کیلئے۔ ۴/۰۰

تریاقِ بواسیر :۔ خونی و بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے۔ ۵/۰۰

سرمہ حمید :۔ اشوب چشم۔ ککرے۔ ابتدائے موتیا اور ضعف بصر میں مفید ہے۔ ۰/۷۵

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم :۔ چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کیلئے بے حد مفید ہے ۳/۰۰

تریاقِ سلیمانی :۔ بدہضمی۔ تبخیر معدہ۔ ہیضہ۔ متلی۔ قے اور درد شکم کے لئے ۱/۲ ۰/۰۰

المنار دواخانہ بالمقابل الکیمسٹ گولبازار ربوہ

ویسٹ پاکستان اریگیشن ڈیپارٹمنٹ

نوٹس برائے پریکوالیفیکیشن آف کنٹریکٹرز

ذیل میں درج شدہ ڈرینیج سکیم کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ آبپاشی کے "اے" اور "بی" کلاس ٹھیکیداروں سے پریکوالیفیکیشن کی درخواستیں ۲۶ فروری ۱۹۶۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

کام کی نوعیت	ستیانا سمندری ڈرینیج سسٹم	چک باندی ڈرینیج سسٹم	رام نگر ڈرینیج سسٹم
I مٹی کے کام کی کھدائی	۹ کروڑ ۴۴ لاکھ مکعب فٹ	۸ کروڑ ۱۱ لاکھ ۲۴ ہزار مکعب فٹ	ایک کروڑ ۷۳ لاکھ مکعب فٹ

II درج ذیل تعمیرات

(۱) اے۔ آر۔ برجز	۳ عدد	ایک عدد	تین عدد
(۲) ڈی۔ آر۔ برجز	۳ عدد	۵ عدد	۲ عدد
(۳) وی۔ آر۔ برجز	۱۶ عدد	۷ عدد	۸ عدد
(۴) آؤٹ فال	ایک عدد	ایک عدد	—
(۵) فٹ برجز	ایک عدد	—	۸ عدد
(۶) واٹر کورسز کراسنگ	۱۹ عدد	۳۰ عدد	۴۲ عدد
(۷) ان لیٹس	۸۶ عدد	۸۲ عدد	۶۷ عدد
(۸) ایکیوڈکٹس	۳ عدد	—	۲ عدد
(۹) باؤنڈری روڈ برج	—	—	ایک عدد
(۱۰) سائیفن	—	—	ایک عدد

ہر انفرادی کام کی مقررہ میعاد کے اندر کام ایگریمنٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

ان ٹھیکیداروں یا فرموں کو جو پریکوالیفیکیشن کی خواہش مند ہوں زیر دستخطی کو مندرجہ ذیل معلومات ۲۶ فروری ۶۹ء کے بارہ بجے دوپہر تک بہم پہنچانی چاہئیں:۔

(الف) ٹھیکیدار یا فرم کا نام مع مکمل کوائف (ب) مالی حالت (ج) اس نوعیت کی تعمیر کا سابقہ تجربہ (د) کام کی انجام دہی کے لئے مملوکہ لیبر، سامان اور مشینری کی تفصیل۔

صرف ان تعمیراتی فرموں یا ٹھیکیداروں کو زیر غور لایا جائے گا جو اس جیسے یا اس سے بھی زیادہ بڑے کاموں کی تسلی بخش تعمیر کے سلسلہ میں اپنا ریکارڈ، تجربہ اور اہلیت کا مظاہرہ کر چکے ہوں۔

وہ فرم یا ٹھیکیدار جو کام کو تسلی بخش طور پر انجام دینے کے سلسلہ میں فارم آئی بی ۳۸۹ کے مطابق ٹیکنیکل، مالی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ کام آئیٹم ریٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ یہ فارم محکمہ مع نمونہ کی تصریحات و نقشہ جات مقررہ قیمت پر فراہم کرے گا۔

انتخاب سپرنٹنڈنگ انجینئر لائلپور ڈرینیج سرکل لائلپور کریں گے جن کا فیصلہ آخری ہوگا۔

دستخط (ملک علی احمد)
ایگزیکٹو انجینئر
لائلپور ڈرینیج ڈویژن۔ لائلپور

INF (M) 177/69

مومنوں کے وہ فرائض جو الٰہی جماعتوں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوتے ہیں

مومنوں کو کامل توحید پر ایمان رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرنا چاہیئے

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا۔ اے مومنو! تم رکوع کرو۔ رکوع سے مراد اس جگہ نماز والا رکوع نہیں بلکہ رکوع کے معنے نماز کے علاوہ بھی ہوتے ہیں اور وہ معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اُس کی طرف جُھک جانا۔ اور ماسوی اللہ کا خیال اپنے دل سے بکلّی نکال دینا۔ گویا کامل توحید کے خیالات دل میں پیدا کر لینا اور ماسوٰی کی عبادت، اس پر انحصار اور توکّل اور امید کا دل سے خیال نکال دینا۔ اس کا نام عربی زبان میں رکوع ہے۔ چنانچہ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ فُلَانٌ رَکَعَ اِلَی اللّٰہِ۔ فلاں شخص ہر ایک دنیوی چیز کا خیال دل سے نکال کر خدا تعالیٰ کی طرف جُھک گیا۔ ..... پس رکوع سے مراد یہاں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جُھک جانا نہیں بلکہ ماسوٰی اللہ کا خیال اپنے دل سے نکال کر کامل توحید پر ایمان رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کا نام رکوع رکھا گیا ہے۔ یہ گویا مومن کے لئے ان چیزوں کا قائم مقام ہو جاتا ہے جن کو چھوڑنے کا اُسے حکم ہے۔

رکوع کا لفظ اصل میں اسی لئے استعمال کیا گیا ہے کہ رکوع میں ایک چیز ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور سہارا ہمیشہ ٹیڑھا ہو کر لیا جاتا ہے۔ جو شخص سیدھا کھڑا ہوگا وہ سہارا نہیں لے سکتا اور اگر وہ سہارا لینا چاہے گا تو اُسی وقت لے سکے گا جب وہ ٹیڑھا ہوگا۔ تو وَارْکَعُوْا کے معنے دراصل خدا تعالیٰ پر سہارا لینا اور اُس کے اوپر جُھک جانا ہے۔ جھوٹ، فریب اور منافقت یہ دُنیا کے سہارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو بڑے گندے سہارے ہیں ان کو چھوڑو اور ان کے قریب بھی مت پھٹکو۔ جب دنیا کے سہارے ایک انسان سے لے لئے جائیں تو لازماً وہ کسی اَور سہارے کا محتاج ہوگا۔ ....

چونکہ انسان عالمِ روحانی میں سخت کمزور ہے اور ہزاروں خفیہ باتیں ایسی پیدا ہو جاتی ہیں جو اس کی ترقی کی راہ میں روک بن کر حائل ہو جاتی ہیں اِس لئے اس عالم میں بھی وہ کسی نہ کسی سہارے کا محتاج ہوتا ہے۔ دُنیا دار شخص ایسے موقع پر دغا، فریب، جھوٹ اور مکّاری کا سہارا لیتا ہے مگر مومنوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان امور سے بچو۔ تم نہ فریب سے کام لو، نہ جھوٹ سے کام لو، نہ دھوکا سے کام لو اور نہ کسی ناجائز ہتھیار کو استعمال کرو۔ اب جبکہ ایک کمزور انسان کے تمام دنیوی سہارے شریعت نے لے لئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا کرے۔ سہارا تو ایک کمزور انسان کے لئے ضروری تھا اور اس سے سہارا کو لے لینا ایسا ہی ہے جیسے ایک لُنجے کی سوٹیاں لے لی جائیں یا بیمار کے نیچے سے گاؤ تکیہ نکال لیا جائے یا ایک کمزور انسان جب کرسی پر بیٹھنے لگے تو اس کے نیچے سے کرسی کھینچ لی جائے۔ ایسی حالت میں اُسے لازماً کسی اَور سہارے کی ضرورت پیش آئے گی اور وہ کہے گا میں کس پر سہارا لوں میں تو گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں اس کا جواب دیا ہے۔ فرماتا ہے ارْکَعُوْا تم ہمارے اُوپر سہارا لے لو اور ہم پر جُھک جاؤ۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی انسان دوسرے کمزور انسان کی سونٹی تو لے لے مگر اپنا کندھا اُس کے سامنے پیش کر دے اور کہے کہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلو۔ اسی طرح جب ناجائز ہتھیاروں اور ناجائز سہاروں سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا تو فرمایا چونکہ تمہیں کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہے اِس لئے ہم تمہیں کہتے ہیں تم ہم پر جُھک جاؤ اور ہمارا سہارا لے لو۔ تو ارْکَعُوْا کا لفظ توکّل علی اللہ پر دلالت کرتا ہے اور اس میں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکّل کرنا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ میرے کاموں میں جو نقائص ہیں خدا تعالیٰ ان کا خود ذمہ دار ہے۔ کیونکہ جب کامیابی کے حصول کی ناجائز دنیوی تدبیروں سے اس نے منع کر دیا ہے تو اب وہ ہمارا خود ذمہ دار ہے اور وہ آپ ہمارے نقصوں اور ہماری خامیوں کو پُورا کرے گا۔"

(باقی)

(تفسیر کبیر سورہ حج صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

امراء و صدر صاحبان توجّہ فرمائیں

ماہ صلح (جنوری) گزر چکا ہے مگر شعبہ اصلاح وارشاد کی ماہوار رپورٹیں ابھی تک تمام جماعتوں کی طرف سے موصول نہیں ہوئیں لہٰذا تمام امراء اور صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ مقامی اپنے سیکرٹریان اصلاح وارشاد سے جائزہ لے کر جلد رپورٹ بھجوانے کا اہتمام فرماویں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

عید الاضحیٰ پر قربانی

امسال عید الاضحیہ پر جو احباب جماعت مرکزِ سلسلہ ربوہ میں قربانی کا جانور ذبح کروانا چاہتے ہوں وہ عید الاضحیٰ سے قبل دار الضیافت ربوہ میں رقم بھجوا دیں تو ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آجکل درمیانہ جانور جو قربانی کے لائق ہو پچاس ساٹھ روپے میں ملتا ہے اِس لئے کم از کم اس قدر رقم بھجوائیں۔

(افسر دار الضیافت۔ ربوہ)

اعلانِ تعطیل

۲۰ تبلیغ (فروری) کو یوم مصلح موعود کی تقریب کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۲۱ تبلیغ (فروری) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

لجنات تحصیل لائلپور کیلئے ضروری اطلاع

تحصیل لائلپور میں واقع تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۸ فروری ۶۹ء سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے تحصیل لائلپور کی تمام لجنات کا کام دیکھنے کے لئے اور لجنہ کے چندہ جات کی وصولی کے لئے سید نذیر احمد شاہ صاحب کو بھجوایا گیا ہے۔ تمام لجنات کی عہدہ داران ان کے ساتھ تعاون فرماویں اور اکتوبر، نومبر، دسمبر، جنوری کا ممبری کا چندہ جن لجنات نے اب تک نہیں دیا ان کو دے دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مالی کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک تجربہ کار اور محنتی مالی کی ضرورت ہے۔ گریڈ اگرچہ ۶۵-۱-۷۵/-۱-۸۵ ہے لیکن تجربہ اور حسنِ کارکردگی کی بناء پر کچھ زیادہ تنخواہ بھی دی جا سکتی ہے ربوہ میں ملازمت اور رہائش کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بنام پرنسپل جلد بھجوائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴